رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۱۵۱

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸ عہ

قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۱- رجب ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۸۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ اکتوبر- حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے ٭

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ شملہ سے واپس تشریف لے آئے ہیں ٭

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو پہلے کی نسبت کسی قدر افاقہ ہے۔ کلی صحت کے لئے دعا کی جائے ٭

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم کی صحت ابھی تک بحال نہیں ہوئی۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے ٭

سالانہ جلسہ کے انتظامات میں روز بروز سرگرمی پیدا ہو رہی ہے۔ منتظم جلسہ نے مختلف اشیاء کے متعلق ٹنڈر طلب کئے ہیں ٭

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے

فرمایا:"خدا کا حکم ہے۔ کہ نماز وہ ہے۔ جس میں تضرع۔ اور حضورِ قلب ہو۔ ایسے ہی لوگوں کے گناہ دور ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ

یعنی نیکیاں بدیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہاں حسنات کے معنے نماز کے ہیں۔ اور حضور اور تضرع اپنی زبان میں مانگنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پس کبھی کبھی ضرور اپنی زبان میں دعا کیا کرو۔ اور بہترین دعا فاتحہ ہے۔ کیونکہ وہ جامع دعا ہے۔ جب زمیندار کو زمینداری کا ڈھب آ جائے گا۔ تو وہ زمینداری کے صراط مستقیم پر پہونچ جائے گا۔ اور کامیاب ہو جائے گا۔ اسی طرح تم خدا کے ملنے کی صراط مستقیم تلاش کرو۔ اور دعا کرو کہ یا الٰہی میں ایک تیرا گنہگار بندہ ہوں۔ اور افتادہ ہوں میری راہنمائی کر۔ ادنےٰ اور اعلےٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو۔ کہ اصل معطی وہی ہے۔ بہت نیک وہی ہے جو بہت دعا کرتا ہے۔ کیونکہ اگر کسی بخیل کے دروازہ پر سوالی ہر روز جا کر سوال کرے گا۔ تو آخر ایک دن اس کو بھی شرم آ جائے گی۔ پھر خدا تعالےٰ سے مانگنے والا جو بے مثل کریم ہے کیوں نہ پائے۔ پس مانگنے والا کبھی نہ کبھی ضرور پا لیتا ہے"۔

(الحکم ۱۰-۱۷- نومبر ۱۹۰۲ء)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۶ اکتوبر سے ۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

دستی بیعت

نمبر	نام	مقام
۱	مہرالدین صاحب پسر ہاہی	ضلع گورداسپور
۲	جلال الدین صاحب	"

تحریری بیعت

نمبر	نام	مقام
۳	غلام محمد صاحب	گجرات
۴	خاتون بیگم صاحبہ	بنارس
۵	طالب حسین صاحب	"
۶	پیر خادم حسین شاہ صاحب	فیروزپور
۷	پیر محمد حسین شاہ صاحب	"
۸	مہردین صاحب پسر رحیم بخش صاحب	قادیان
۹	زینب بیگم صاحبہ	"
۱۰	زیدی گل صاحب	"
۱۱	محمد الدین صاحب	ضلع جموں
۱۲	شیر علی صاحب	ریاست حیدرآباد دکن
۱۳	عبدالقادر صاحب	ضلع ہزارہ
۱۴	غلام محمد صاحب	"
۱۵	عبدالغنی صاحب	"
۱۶	نعمت خان صاحب	ضلع لائلپور
۱۷	مرزا محمد ریاض صاحب	ضلع میرپور
۱۸	مستری جمال الدین صاحب	ضلع گورداسپور
۱۹	جمال الدین صاحب	ریاست جموں
۲۰	فیروز الدین صاحب	"
۲۱	عالم بی بی صاحبہ	"
۲۲	زینب بی بی صاحبہ	"
۲۳	نواب الدین صاحب	ضلع لاہور
۲۴	زینب بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۲۵	محمد یار صاحب	"

"الفضل" کا خطبہ ایڈیشن

چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ جو نہایت ضروری وقتی امور کے متعلق ہوتا ہے۔ نہ صرف جماعت احمدیہ میں غیر معمولی اہمیت اور قدر و قیمت رکھتا ہے۔ اور ہر احمدی مرد و عورت کے لئے اس کا پڑھنا یا سننا نہایت ضروری ہے۔ بلکہ سنجیدہ مزاج اور اہم معاملات پر غور و فکر کرنے کے عادی مسلمان اور غیر مسلم اصحاب بھی اسے خاص وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے تجویز کی گئی ہے۔ کہ "الفضل" کے جس پرچہ میں خطبہ چھپے اسے خاص پرچہ قرار دے کر ظاہری لحاظ سے بھی زیادہ دلکش بنایا جائے۔ اور ٹائیٹل رنگین شائع کیا جائے۔ انشاء اللہ بہت جلد اس تجویز پر عمل شروع کر دیا جائے گا۔ احباب اس پرچہ کی اشاعت بڑھاتے ہیں جسکا نام خطبہ ایڈیشن ہو گا۔ خاص طور پر جدوجہد کریں۔ تاکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے پاکیزہ ارشادات زیادہ سے زیادہ متلاشیان حق اور اہل حق و دانش کو پیش کئے جاسکیں۔ ایجنٹ اصحاب ابھی سے اطلاع دیں۔ کہ خطبہ ایڈیشن انہیں کتنی تعداد میں بھیجا جائے۔ اگر قدردان "الفضل" نے اس پرچہ کی اشاعت میں سرگرمی سے کام لیا۔ تو ہم انشاء اللہ اس کے حجم میں بہت جلد اضافہ کرکے اس میں اور بھی دلچسپی کے سامان مہیا کریں گے:

سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف اپیل

کے لئے

بارہ ہزار روپیہ کی ضرورت

سشن جج گورداسپور کے فیصلہ بمقدمہ مولوی عطاء اللہ سے ہر احمدی کو جو صدمہ پہنچا ہے۔ اس کا احساس صدر انجمن کو ہے۔ اس بلائے ناگہانی کے بداثرات کو مٹانے کے لئے اپیل کی راہ کھلی ہے۔ چنانچہ مقدمہ ہائی کورٹ پنجاب میں دائر کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے ان گندے الزامات کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات مقدسہ اور سلسلہ عالیہ کے نظام کے خلاف اس فیصلہ میں درج ہوئے ہیں۔ بے حقیقت اور دروغ بے فروغ ثابت کرے۔ آمین

ان ناپاک حملوں میں جو احرار اور دشمنان سلسلہ عالیہ کے ذریعہ حضرت بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء عظام اور نظام سلسلہ کے خلاف آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ اور ہو چکے ہیں۔ فیصلہ اپیل عطاء اللہ صاحب بخاری میں سشن جج گورداسپور نے جو حملہ کیا ہے۔ وہ بخت ترین باعتبار عدالتی فیصلہ ہونے کے ہے۔ اور بہت زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ اس کو قانونی تحقیق کا نتیجہ سمجھا جا سکتا ہے۔ اور یہ بھی خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ ایک غیر جانبدار با اختیار جج نے واقعات کی روشنی میں لکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دشمن نے اپیل ہونے سے پہلے نہایت غیر معمولی تیزی سے کام لے کر اس فیصلہ کی اشاعت کثرت سے کی ہے۔ تا سنجیدہ طبقہ کو جو ان کی عام یاوہ گوئی کو ناپسند کرتا ہے۔ اس فیصلہ کے ذریعہ ہمارے خلاف متاثر کر سکے۔ ہندوستان کے قریباً ہر مقام پر نہایت شد و مد سے اس فیصلہ کو شائع کیا گیا ہے۔ مختلف زبانوں اور مختلف ایڈیشنوں میں شائع کیا گیا ہے۔ جن میں سے بعض ایڈیشن بالتصویر ہیں۔ اور اخباروں میں بھی یہ فیصلہ بکثرت شائع ہوا ہے۔ اور دہ بدہ احراری نمائندوں کی معرفت ناخواندہ دیہاتی لوگوں کو سنایا گیا ہے۔ اس فیصلہ کے ذریعہ گورنمنٹ کے بعض ایسے حکام کو بھی جو ہمارے سلسلہ کے ساتھ حسن ظن رکھتے تھے۔ یا سلسلہ کو گورنمنٹ کا خیرخواہ یقین کرتے تھے۔ سلسلہ کے خلاف بدظن یا مخالف بنا دینے کی کوشش کی گئی ہے یہ فیصلہ اگرچہ سرتاپا دشمنوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں پر مبنی ہے۔ لیکن پبلک کے روبرو اسکی حقیقت تبھی ظاہر ہو سکتی ہے۔ جب کہ اس کے لکھنے والے جج کی حیثیت سے بالا قانونی عدالت اس فیصلہ کو غلط قرار دے دے۔ اس لئے یہ ضروری ہے۔ کہ اس فیصلے کی اپیل کی جائے۔ اور اپیل میں جو بہتر سے بہتر قانونی امداد ممکن ہے۔ اس کا مہیا کرنا جماعت احمدیہ کا اولین فرض ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ جماعت کا ہر فرد اس درد سے بھرا ہوا ہے۔ اور اس فرض کی ادائیگی میں پوری جدوجہد کرے گا:

چونکہ امید ہے کہ اکتوبر کے آخر میں مقدمہ ہائی کورٹ پنجاب میں پیش ہو جائے گا۔ اس لئے جماعت کے اصحاب فوراً اس کار خیر میں شریک ہوں۔ تاکہ کوئی روک کارروائی مقدمہ کی کامیاب پیروی میں پیدا نہ ہو سکے۔ چونکہ اس کا خرچ معمولی مقدمات کے خرچ سے بہت بڑھ گیا ہے۔ اس لئے اس کے متعلق علیحدہ تحریک کی گئی ہے۔ اس طرح تمام افراد جماعت کو اس خاص جہاد میں شامل ہونے کا ثواب حاصل ہو سکے گا۔ ورنہ یہ کام تو ایسا تھا۔ کہ بعض مخلصین اس کا سارا بار خود ہی اٹھا لیتے۔

چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے جسقدر جلد رقوم بھیجنے کا انتظام ہو سکے۔ اسی قدر جلد بھیجی جائیں۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو تار کے ذریعہ بھی یہ چندہ بھیجنے میں تامل نہ کیا جائے۔ چندہ جماعتوں پر اس طرح تقسیم کیا گیا ہے۔ کہ ہر جماعت کے جسقدر چندہ سالانہ آتا ہے۔ اس کا بارھواں حصہ اس چندہ میں لیا جائے۔ اس لحاظ سے عہدہ دار صاحبان اور دوستوں سے توقع ہے۔ کہ یہ تحریک جلد سے جلد جماعت کے مردوں اور عورتوں میں پہنچا دیں۔ اور چندہ کی مجموعی رقم جمع کرتے ہوئے اس کا لحاظ رکھیں۔ کہ جسقدر سالانہ چندہ مجموعی طور پر عام و حصہ آمد ہوتا ہے۔ اس کے بارھویں حصے سے کم نہ ہو۔ جو دوست اس شرح سے زیادہ چندہ دیں۔ ان سے شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے۔ اور ان کے نام دفتر میں بھیجکر ممنون فرمائیں:

ناظر بیت المال قادیان

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ رجب ۱۳۵۴ھ

دعوتِ مباہلہ کے جواب میں احرار کے عذراتِ لنگ

مولوی مظہر علی صاحب اظہر کی قرآن وحدیث سے جہالت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے احرار کو ایک مہینہ سے زائد عرصہ سے جو دعوتِ مباہلہ دی جارہی ہے۔ اسے قبول کرنے اور میدانِ مباہلہ میں نکلنے سے احرار کے سرکردہ لیڈر اور زعماء جس طرح گریز کر رہے۔ اور جن شرمناک حیلہ سازیوں سے موت کے اس پیالہ کو ٹالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ ایسی داستان ہے کہ اس سے نہ صرف ان آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کی نمائندگی کا ادعاء باطل کرنے والوں کی حقیقت۔ اور ان کے زہد و اتقاء کے بلند بانگ دعاوی کی قلعی کھل جاتی ہے۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ احرار کے لئے اب جائے ماندن نہ پائے رفتن والا معاملہ ہو گیا ہے۔ اگر وہ دعوتِ مباہلہ قبول کریں۔ تو انہیں اپنی موت اور اللہ تعالیٰ کا عذاب منہ کھولے دکھائی دے رہا ہے۔ اور اگر گریز کریں۔ تو ان کی ذلت و رسوائی میں اور زیادہ اضافہ ہوتا جارہا ہے :۔

مولوی مظہر علی کی تقریر

اس کشمکش کی حالت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ترجمانِ احرار "مجاہد" کے صفحات پر مباہلہ کے متعلق جن عجیب و غریب خیالات کا اظہار کیا جارہا ہے۔ اس کی ایک مثال وہ تقریر ہے۔ جو گزشتہ دنوں مولوی مظہر علی صاحب اظہر نے قادیان میں آکر کی۔ اور جسے ۳۰ ستمبر کے مجاہد میں شائع کیا گیا ہے۔ اس تقریر میں پہلی بات یہ کہی گئی ہے۔ کہ کہیں بھی مرزا محمود احمد نے یہ نہیں کہا۔ کہ میں خود میدانِ مباہلہ میں نکلوں گا"۔ اور پھر کہا ہے "یہ مناسب نہیں۔ کہ اپنے غریب خوردہ پیروؤں کے کاندھے پر رکھ کر بندوق چلاؤ۔ اور خود گوشۂ عافیت میں بیٹھ کر دور سے تماشہ دیکھو"۔

اظہر صاحب کی صریح غلط بیانی یا جہالت

چونکہ مولوی مظہر علی اظہر کا اپنی اس تقریر میں روئے سخن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطبہ کی طرف ہے۔ جو ۳۰ اگست کو حضور نے پڑھا۔ اور ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء کے الفضل میں شائع کیا گیا۔ اور جس میں پہلی مرتبہ احرار کو دعوتِ مباہلہ دی گئی۔ اس لئے اس خطبہ کے الفاظ سے ہی دکھایا جاسکتا ہے کہ اظہر صاحب نے یہ صریح غلط بیانی اور دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔ یا اپنی جہالت کا شرمناک مظاہرہ کیا ہے۔

اس خطبہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: "مخالفین میں سے وہ علماء جنہوں نے سلسلۂ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کیا ہوا ہو۔ پانچسو یا ہزار میدان میں نکلیں۔ ہم میں سے بھی پانچسو یا ہزار میدان میں نکل آئیں گے دونوں مباہلہ کریں۔ اور دعا کریں۔ کہ وہ فریق جو حق پر نہیں۔ خدا تعالیٰ اسے اپنے عذاب سے ہلاک کرے"۔

پھر فرمایا۔ "ہم تو ان سے بہت تھوڑے ہیں۔ مگر پھر بھی ہم تیار ہیں۔ کہ پانچسو یا ہزار کی تعداد میں اپنے آدمی پیش کریں"۔ گویا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے احرار کے مقابلہ میں بار بار "ہم" کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور کوئی معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس میں حضور اپنے آپ کو شامل نہیں سمجھتے۔ یہ وہی طریقِ کلام ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق موجود ہے۔ چنانچہ آتا ہے۔ قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتھل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اس آیت کے مظہر صاحب نے اپنی تقریر میں یہ معنی کئے ہیں کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلاتے ہیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ ہم اپنے نفسوں کو بلاتے ہیں۔ تم اپنے نفسوں کو بلاؤ۔ پھر ہم مباہلہ کریں۔ اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت بھیجیں۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے مخالفین کو دعوتِ مباہلہ دیتے وقت ہم کا صیغہ استعمال کرنے کا ہی ارشاد فرمایا۔ اور عقل و سمجھ سے حصہ رکھنے والا کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس شامل نہ تھی پھر اسی "ہم" کے استعمال پر اظہر صاحب کا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ کہنا کہ آپ نے کہیں بھی یہ نہیں کہا "میں خود میدانِ مباہلہ میں نکلوں گا۔ حد درجہ کی نادانی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

پھر اظہر صاحب نے اس انتہائی جہالت اور بے وقوفی کا مظاہرہ یہاں تک کیا ہے۔ کہ کہا ہے "مرزا محمود احمد جس کو زعم خود قرآن مجید کے سمجھنے کا بہت بڑا دعوےٰ ہے۔ اس نے قرآنی حکم کو پس پشت ڈال کر نہایت چالاکی اور ہوشیاری سے کام لیا ہے۔ مرزا محمود کے چیلنج کو پڑھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ نعوذ باللہ خدا سے زبردست ہے بھی داؤ کھیل رہا ہے۔ میں اسے وہ قرآنی آیت پڑھکر سناتا ہوں۔ جس پر اصولِ مباہلہ کی بنا ہے"۔

غور فرمایئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی قرآن فہمی پر ضحکہ اڑانے والا اور اصولِ مباہلہ کی قرآنی آیت پڑھ کر سنانے والا اتنا بھی نہیں سمجھ سکتا کہ وہ آیت خود اسی کی بیہودہ سرائی کی تردید کر رہی ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی تائید میں ہے۔ کیا اظہر صاحب بتا سکتے ہیں۔ کہ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ "میں خود میدانِ مباہلہ میں نکلونگا"۔ اگر آپ نے یہی فرمایا۔ کہ ہم میدانِ مباہلہ میں نکلیں گے اور یہی بات احرار کے مقابلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔ تو یہ قرآن کریم کے خلاف ہے۔ یا اس کے عین مطابق؟ تعجب ہے کہ جو شخص اتنی واضح اور صاف بات کے سمجھنے کی بھی اہلیت نہیں رکھتا۔ اسے احرار نے اپنا نمائندہ بنا کر دعوتِ مباہلہ کا جواب دینے کے لئے بھیجا۔ اور وہ چند درختوں کے نیچے خاک اڑا کر چلتا بنا :۔

غلط بیانی کی تردید

اگرچہ احرار کے نمائندہ نے یہ نہایت ہی جاہلانہ بات کہی تھی۔ اور اس طرح اپنے لئے ایک آڑ تجویز کی تھی۔ لیکن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اس کے نیچے چھپنے کی کوئی صورت نہ رہنے دی۔ اور اپنے بعد کے خطبات میں اپنے مباہلہ میں شریک ہونے کا کھلے الفاظ میں اعلان فرما دیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

"جماعت احمدیہ کا امام مباہلہ میں شامل ہوگا اس کے بھائی ہونگے۔ صدر انجمن کے ناظر ہونگے۔ اور تمام بڑے بڑے ارکان ہونگے"۔ (خطبۂ جمعہ ۶ ستمبر)

پھر ۲۷ ستمبر کے خطبۂ جمعہ میں فرمایا:۔

"مباہلہ میں شامل ہونے والا اول وجود میرا ہوگا۔ اور سب سے پہلا مخاطب میں اس دعوتِ مباہلہ کا اپنے آپ کو ہی سمجھتا ہوں"۔

"اس مباہلہ میں یہ کہنا۔ کہ میں اپنے آپ کو الگ رکھتا ہوں۔ لوگوں کو دھوکہ اور فریب میں مبتلا کرنا ہے۔ میرا وجود سب سے مقدم ہے اور میں سب سے پہلے اس مباہلہ میں شامل ہونگا"۔

کیا احرار اب بھی یہ عذر پیش کر سکتے ہیں۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ خود مباہلہ میں شریک نہیں ہونا چاہتے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو پھر میدان میں کیوں نہیں نکلتے :۔

ایک معقول تعداد کا مطالبہ

اظہر صاحب نے دوسری بات یہ پیش کی ہے کہ "قرآن مجید میں کسی جگہ نہیں آیا ہے کہ مباہلہ کے لئے پانسو یا ہزار کی تعداد ہونی ضروری ہے اگر مرزا محمود کو حکم قرآنی کے منشا سے آگاہی ہوتی۔ تو یہ ہرگز نہ کہتا۔ کہ پانسو یا ہزار آدمی مباہلہ کے لئے نکلیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب نجران کے عیسائی وفد کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا۔ اس وقت کسی مقررہ بڑی تعداد کی شرط نہیں لگائی تھی"۔

پھر لکھا ہے۔ "مرزا محمود احمد ہم میں سے جس کسی کو زیادہ سے زیادہ بدعقیدہ یا بدعمل خائن یا غدار سمجھے۔ اس کو مباہلہ کے لئے بلا لے۔ وہ شیعہ ہو یا سنی۔ بریلوی ہو یا دیوبندی حنفی ہو یا اہل حدیث۔ اسی طرح اپنے خاندان کو میدان مباہلہ میں لے کر نکلے گا۔ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسین علیہ السلام کو گود میں لئے ہوئے اور حضرت حسن کو انگلی سے لگائے ہوئے اور جناب فاطمہ زہرا اور حضرت علی شیر خدا کو پیچھے پیچھے ہمراہ لئے ہوئے وفد نجران کے مقابلہ میں مباہلہ کے لئے نکلے"۔

مطلب یہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ فرمانا کہ احرار میں سے ایک جماعت مباہلہ کے لئے نکلے۔ اور ہم میں سے بھی ایک جماعت مباہلہ کے لئے نکلے گی۔ حکم قرآنی کے خلاف ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حسب نجران کے عیسائی وفد کو مباہلہ کے لئے بلایا۔ تو کسی مقررہ بڑی تعداد کی شرط نہیں لگائی۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اعتراض بھی اظہر صاحب کی قرآن و احادیث سے کھلی کھلی ناواقفیت پر دال ہے۔ آیت مباہلہ میں آتا ہے۔ تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اس میں نہ صرف ابناء اور نساء کے الفاظ جمع کے ہیں۔ بلکہ مخاطبین کو تعالوا کہہ کر بلایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا وہ ایک جماعت تھی نہ کہ فرد واحد اور اظہر صاحب نے خود اسے "وفد" قرار دیا ہے۔ اس وفد کے افراد کی تعداد روایات میں سات سے لیکر کئی درجن تک بیان کی گئی ہے۔

پھر اس آیت میں انفسنا بھی آیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آؤ ہم اپنے نفوس کو بلائیں۔ چونکہ بیویوں اور بچوں کے بلانے کا علیحدہ ذکر آ چکا ہے۔ اس لئے نفس کے معنی یقیناً ساتھیوں اور ہم خیال لوگوں کے ہیں۔ اور یہ معنی قرآن کریم کے محاورہ کے عین مطابق ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم۔ یعنی جب تم گھروں میں داخل ہو۔ تو اپنے انفس یعنی اپنے آدمیوں اور ساتھیوں کو سلام کیا کرو۔ پھر آیت مباہلہ میں ابناءنا و ابناءکم ونساءنا و نساءکم کہا گیا ہے۔ چونکہ ابناءکم اور نساءکم الگ الگ ہے۔ اس لئے ابناءنا اور نساءنا کی ضمیر نا میں مخاطب شامل نہیں۔ اور نہ ان کے بیوی بچے شامل ہیں۔ کیونکہ انہیں ابناءکم اور نساءکم کے الفاظ سے الگ بیان کر دیا گیا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ دعوت مباہلہ دینے والی بھی ایک جماعت ہونی چاہیئے۔ اور دعوت مباہلہ قبول کرنے والوں کی بھی کافی تعداد ہونی چاہیئے۔

اظہر صاحب یہ تو کہتے ہیں کہ احادیث میں آتا ہے۔ صرف حضرت علی۔ حضرت فاطمہ حضرت حسن اور حضرت حسین کو ہمراہ لے کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مباہلہ کے لئے نکلے۔ اور خبیبیت کے اثر کے ماتحت انہیں یہی کہنا چاہیئے تھا۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ احادیث میں یہ بھی آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ھؤلاء اھلی یہ میرے اہل ہیں۔ آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہمارے سے اہل ہیں۔ پس اس وقت اگر مباہلہ ہوتا تو دوسرے صحابہ اور ان کے اہل بھی ضرور شامل ہوتے۔

ہمارا دعوےٰ یہ ہے کہ اگر وفد نجران مباہلہ کرنا قبول کر لیتا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دوسرے صحابہ کو بھی اس آیت کے مطابق جمع ہونے کا حکم دیتے۔ آیت مباہلہ کی رو سے تو بیویوں کی شمولیت بھی لازم ہے۔ مگر احادیث میں اس امر کا کہیں ذکر نہیں آتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو بھی ہمراہ لے گئے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ احادیث میں سب تعداد جس نے مباہلہ میں شامل ہونا تھا مذکور نہیں۔

مباہلہ میں معقول تعداد کی شمولیت کی ضرورت

غرض یہ ایک ثابت شدہ امر ہے۔ کہ مباہلہ میں شمولیت کے لئے فریقین کی کافی تعداد ہونی چاہیئے۔ اسی لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پانچ سو یا ہزار آدمیوں کی شرط لگائی۔ جو فریقین کے لئے مساوی ہے۔ اور جس کا فائدہ منجملہ دیگر فوائد کے یہ بھی ہے۔ کہ اس طرح پتہ لگ جائیگا کہ آیا پانچ سو یا ہزار آدمی بھی احرار کے ساتھ ہیں یا نہیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اگر اس کی کوئی اور ضرورت نہ بھی سمجھی جائے۔ تب بھی اس کا یہی بہت بڑا فائدہ ہے۔ کہ اس طرح پتہ لگ جائے گا۔ کہ آیا وہ لوگ جو یہی کہتے ہیں۔ کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ اس دعوے میں پانچ سو آدمی بھی ان کے ساتھ شامل ہیں یا نہیں"۔

پھر فرمایا:-

"ضروری ہے کہ پانچ سو یا ہزار آدمی مباہلہ میں شامل کیا جائے تا جب اللہ تعالےٰ کا عذاب اترے۔ تو لاکھوں نہ سہی ہزاروں گھروں میں یہ شور تو مچ جائے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کا یہ نتیجہ ہے"۔ (الفضل ۱۶ر اکتوبر)

ان مذکورہ بالا فوائد و اغراض کے تحت اور اس لئے کہ قرآن مجید اور صحیح احادیث سے یہی استنباط ہوتا ہے۔ ضروری ہے کہ پانچ سو یا ہزار آدمی احرار کی طرف سے شامل ہوں۔ اور اسی قدر آدمی ہماری جماعت کی طرف سے۔ احرار اگر اس شرط کے خلاف معقول وجوہ رکھتے ہوں تو جیسا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اعلان کیا جا چکا ہے۔ وہ انہیں پیش کریں۔ حضور ان پر غور کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ لیکن یہ مناسب نہیں کہ آلوں بہانوں سے اس پیالہ کو ٹالنے کی کوشش کریں۔ اور اس طرح اپنی روسیاہی میں اور اضافہ کر لیں۔

آریوں کا نیلنگہ کا اکھاڑہ اور مسلمانوں کی مسجد شہید گنج

کچھ عرصہ ہوا نیلنگہ علاقہ حیدرآباد دکن) میں آریہ سماج کا ایک اکھاڑہ جو مٹی کی بنی ہوئی ایک دیوار اور جست کی چادروں کی چھت کے ایک سائبان پر مشتمل تھا۔ افسر مجاز کے حکم سے اسلئے گرا دیا گیا۔ کہ ایک تو وہ سیاسیات سے بے تعلق نہ تھا۔ اور دوسرے حسب قواعد اس کی رجسٹری نہ کرائی گئی تھی۔ اس پر آریوں نے شور مچا دیا۔ کہ ان کا مندر مسمار کر دیا گیا ہے۔ یہ معاملہ جب معتمد عدالت کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی کے سامنے پیش ہوا۔ تو انہوں نے اس اکھاڑہ کو اس لئے دوبارہ تعمیر کرنے کی اجازت دیدی کہ بحالت موجودہ حاکم مجاز کے حکم میں سرکار کی پالیسی کی نسبت غلط فہمی پیدا ہونے کی گنجائش ہے۔

یہ حکومت نظام کا ان آریوں کے ساتھ سلوک ہے جو ہر ممکن طریق سے اسے بدنام کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ اس کے مقابلہ میں مسلمانان پنجاب کے جنہوں نے حکومت انگریزی کی ہر موقعہ پر بڑی بڑی خدمات سرانجام دی ہیں۔ مسجد شہید گنج کے متعلق مذہبی جذبات کو جس طرح پامال کیا گیا ہے۔ وہ نہایت ہی الم ناک امر ہے۔ کاش اب بھی حکومت پنجاب مسلمانوں کے احساسات کو پیش نظر رکھ کر اس قضیہ کو عمدگی سے سلجھانے کی کوشش کرے۔

قصیدۂ شاہ نعمت اللہ ولیؒ کے متعلق

مدیر "احسان" کی غلط بیانیوں کا جواب

از مولانا جلال الدین صاحب شمس۔

—— ۱۰ ——

ماہ را رُو سیاہ مے بینم
مہر را دلفگار مے بینم

یہ نشان آفرین اور اعجاز نما شعر۔ اسٹر براؤن کے نسخہ میں پندرھواں خواجہ عبدالغنی شملوی کے نسخہ میں بیسواں اور اربعین کے نسخہ میں ستائیسواں شعر ہے خواجہ صاحب شملوی کے نسخہ میں پہلا مصرع یوں ہے۔ ماہ را روسیاہ مے یابم۔ اور اربعین میں مے نگرم ہے۔ یعنی میں چاند کو تاریک و تار پاتا ہوں۔ اور سورج کو دل فگار دیکھتا ہوں حقیقت میں یہ ایک فیصلہ کن شعر ہے جس سے تمام جھگڑا ایک منٹ میں طے ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں ایک خاص نشان بیان کیا گیا ہے جو صرف مہدیٔ صادق کے لئے مخصوص ہے اور امام مہدی کے سوا اور کسی کے ساتھ اس کا تعلق نہیں۔ وُہ نشان۔ چاند و سُورج کا گرہن ہے۔ چنانچہ مولوی فیروز الدین صاحب لاہوری اس کا ترجمہ یوں لکھتے ہیں:۔ ؎

ہوگا ظاہر اک بڑا چندر گرہن
متصل سُورج گرہن کے ایکبار

(قصیدۂ ظہور مہدی صا۲)

اور جب ہم احادیث پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ایک حدیث میں غیب پر مشتمل یہ خبر بیان کی گئی ہے۔ کہ امام مہدی کے زمانہ میں چاند سُورج کو گرہن لگے گا۔ چنانچہ امام دارقطنی کی سُنن میں وہ حدیث یوں ہے:۔ ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق اللّٰہ السمٰوٰت والارض ینخسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ۔

یعنی ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور جب سے آسمان و زمین خدا نے پیدا کئے ہیں۔ یہ دو نشان کسی کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے ایک ان میں سے یہ ہے۔ کہ رمضان کے مہینے میں چاند کو اس کی پہلی رات میں گرہن لگیگا یعنی تیرھویں تاریخ میں۔ اور سُورج کو اس کے دنوں میں سے بیچ کے دن میں یعنی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو گرہن لگے گا۔ ایسا واقعہ ابتدائے عالم سے کسی مامور من اللہ کے وقت میں کبھی ظہور پذیر نہیں ہوا۔ یہ نشان صرف مہدی معہود کے لئے مقدر ہے۔ کہ جب اس کی تکذیب کی جائے گی۔ تو آسمان اس کی صداقت پر اپنے آفتاب و مہتاب کو بطور شہادت پیش کرے گا اور اس کی گواہی کی یہ علامت ہوگی۔ کہ یہ دونوں ضیا آفرین ستارے اس غم سے سیاہ پوش ہو جائیں گے۔ کہ دُنیا والے اپنی بے بصری کی وجہ سے خدا کے ایک فرستادہ کی تکذیب کر رہے ہیں:۔

امام دارقطنی جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ اس مرتبہ کے انسان ہیں کہ صحیح بخاری اور مسلم پر بھی تعاقب کرتے ہیں۔ اور جرح اور تعدیل کے فن میں امام مانے گئے ہیں۔ ان کی اس تالیف پر ہزار سال سے زیادہ عرصہ گزرا۔ مگر اب تک کسی فاضل اور مسلّمہ امام نے اس حدیث کو زیر بحث لاکر موضوع قرار نہیں دیا۔ بلکہ بڑے بڑے علماء اور بلند پایہ فضلاء اور جلیل القدر آئمہ اس حدیث کو اپنی کتابوں میں درج کرتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ کتاب الاشاعۃ لاشراط الساعۃ میں علامہ برزنجی نے اور امام ربانی مجدد الف ثانی نے اپنے مکتوبات میں اور نواب صدیق حسن خان صاحب نے حجج الکرامہ میں اسے درج کیا ہے۔ اور اس کو مہدی موعود کی علامات میں سے قرار دے کر اس کی تصدیق کی ہے۔ اس کے مقابلہ میں کسی نے اس کے ضعف وغیرہ کی طرف اشارہ تک نہیں کیا۔ اور سب سے آخر میں حافظ محمدؐ صاحب لکھوکے والے نے اپنی کتاب احوال الآخرت میں اس کے متعلق یہ شعر لکھا ہے کہ

تیرھویں چن ستیھویں سورج گرہن ہوسی اس سالے
اندر ماہ رمضانے لکھیا ہک روایت والے

مگر حدیث کے الفاظ کے مطابق سورج کے گرہن کی تاریخ اٹھائیسویں بنتی ہے۔ کیونکہ از روئے حساب سورج گرہن کی تاریخیں ۲۷-۲۸-۲۹ ہیں۔ لہٰذا یا تو حافظ صاحب کو غلطی لگی۔ یا کتابت کی غلطی ہے۔ اگرچہ اس حدیث کے راوی حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ ہیں۔ مگر یہ پیشگوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی متصور ہوگی۔ کیونکہ اصول حدیث کی کتاب شرح نخبۃ الفکر میں تصریح کر دی گئی ہے۔ کہ جو خبر کسی غیب پر مشتمل ہو۔ اور اجتہاد کا اس میں دخل نہ ہو۔ ایسی روایت مرفوع کے حکم میں ہوگی۔ یعنی وُہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول سمجھا جائیگا۔

دوسری بات یہ بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ گو بظاہر اس کے راوی حضرت امام باقر ہی ہیں۔ مگر در اصل یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قول ہے۔ کیونکہ آئمہ اہلبیت کا یہ طریق تھا۔ کہ وہ بوجہ اپنی دینی وجاہت کے حدیث کو سلسلہ وار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک پہونچانا ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ اور ان آئمہ کی یہ عادت دنیائے حدیث میں خوب شائع و متعارف ہے۔ چنانچہ شیعہ مذہب کی کتب حدیث اس امر کی زندہ شہادت ہیں۔ ان میں ہزارہا ایسی حدیثیں ہیں۔ جو سلسلہ وار صرف ان آئمہ تک پہونچکر رہ جاتی ہیں زیادہ سے زیادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہونچکر ختم ہو جاتی ہیں۔ ورنہ زیادہ تر تو یہی ہوتا ہے کہ قال علی علیہ السلام یا قال امام باقر و جعفر وغیرہ مثال کے طور پر اصول کافی کی ایک حدیث پیش کرتا ہوں۔ محمد بن یحییٰ عن محمد بن الحسین عن عبد اللہ عن عیسیٰ بن عبد اللہ العمری عن ابی عبد اللہ قال طلب العلم فریضۃ یہی روایت دوسری جگہ اس طرح آئی ہے قال ابو عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم طلب العلم فریضۃ۔ (اصول کافی صـ۱۶) پہلی روایت میں طلب العلم فریضۃ۔ حضرت امام ابو عبد اللہ سے مروی ہے لیکن یہی روایت دوسری جگہ انہوں نے قال رسول اللہ کہکر بیان کی ہے۔ پس حضرت امام باقر کا خسوف و کسوف والی روایت میں قال رسول اللہ۔ نہ کہنا ائمہ اطہار کی اسی عادت کے مطابق ہے۔ اس بات کی تائید نواب صدیق حسن خان صاحب نے بھی کی ہے۔ انہوں نے اس روایت اور دوسری روایتوں کو جو ائمہ اہلبیت سے مہدی کے بارہ میں آئی ہیں۔ درج کر کے لکھا ہے:۔

"یہ روایات اگرچہ آثار ہیں۔ لیکن حکم مرفوع میں ہیں۔ اس لئے کہ اجتہاد کو ایسے احوال میں کچھ دخل ومجال نہیں ہے"

(اقتراب الساعۃ صـ۱۰۷)

پس سید ولد آدم حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث اور بیان کردہ علامت عرف بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعویٰ مہدویت کے وقت میں پوری ہوئی۔ آپ نے مہدویت کا دعوےٰ ۱۳۰۱ھ میں کیا۔ اور ۱۳۱۱ سنہ ہجری میں رمضان کے مہینے میں چاند و سُورج کو گرہن لگا۔ اور ایسے صاف طور پر اس نشان کا ظہور ہوا۔ کہ صاحبان بصیرت حیران رہ گئے جس سے حضرت بانی اسلام (بابانا ہو و امہاتنا) علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی مہر نیم روز کی طرح ظاہر ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس نشان صداقت عنوان کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص یہ خیال کرتا ہے۔ کہ پہلے بھی کئی دفعہ کسوف وخسوف ہو چکا ہے۔ اس کے ذمہ یہ بار ثبوت ہے کہ وُہ ایسے مدعی مہدویت کا پتہ دے۔ جس نے اس کسوف وخسوف کو اپنے لئے نشان ٹھیرالیا ہے۔ اور یہ ثبوت یقینی۔ اور قطعی چاہیئے۔ اور یہ صرف اسی صورت میں ہوگا۔

کہ ایسے مدعی کی کوئی کتاب پیش کی جائے۔ جس نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور نیز یہ لکھا ہو۔ کہ خسوف و کسوف جو رمضان میں دارقطنی کی مقررکردہ تاریخوں کے موافق ہوا ہے۔ وہ میری سچائی کا نشان ہے۔ غرض خسوف و کسوف ہزاروں مرتبہ ہوا ہے۔ اس سے بحث نہیں۔ (مگر) نشان کے طور پر ایک مدعی کے وقت میں صرف ایک دفعہ ہوا۔ حدیث نے ایک مدعی مہدیت کے وقت میں اپنے مضمون کا وقوع ظاہر کرکے اپنی صحت اور سچائی کو ثابت کردیا۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۴ حاشیہ)

اسی طرح ایک اور بزرگ اور صاحب کشف نے ایک شعر لکھا ہے۔ جس میں خسوف و کسوف کی تاریخ بھی بتائی ہے۔

در سن غاشی ہجری دو قرآن خواہد بود
از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود

یعنی چودھویں صدی کے گیارھویں سال میں چاند و سورج کو گرہن لگے گا۔ اور وہ اس امر کی علامت ہوگی۔ کہ مہدی صادق کا ظہور ہوا۔ اور دجال کا بھی خروج ہوگیا پس اسی عظیم الشان نشان کا ذکر شاہ نعمت اللہ ولی نے اپنے اس بدیع المنزلت شعر میں کیا ہے۔ اور اس کی بڑی علامت یہ بتائی ہے۔ کہ جس مہدی کا ذکر میں نے اپنے الہامی قصیدہ میں کیا ہے۔ اس کے بابرکت زمانہ میں چاند و سورج کو خسوف و کسوف ہوگا۔ اور یہ رحمانی علامت سوائے اس ذات بابرکات کے کسی پر صادق نہیں آتی۔ جو قادیان کی بستی سے مبعوث ہوا۔ اور جس کو خدائے بزرگ و برتر نے اپنے عرش سے خطاب کیا۔ کہ یا احمد بارک اللہ فیک اور انا ارسلنا احمد الی قومہ اور جس نے بالہام الٰہی چودھویں صدی میں مہدویت کا دعوے کیا۔ اس لئے چوہدری محمد حسین ایم۔ اے یا اور کسی کا یہ کہنا عبث اور بے سود ہے۔ کہ

یارب ہمیں اتنی لمبی عمر دے۔ کہ ہم اس رحمۃ للعالمین کے نائب کا زمانہ دیکھیں۔ یا ہم پر رحم فرما اور اسے ابھی بھیج۔ اگر یہ وقت اس کے ظہور کا نہیں تو اور کونسا ہوگا۔

بیا بیا کہ نسیم بہار مے گذرد
بیا کہ گل ز رخت شرمسار مے گذرد
بیا کہ فصل بہار است موسم شادی
مدار منتظرم روزگار مے گذرد

کاشف مغالطہ قادیانی صفحہ ۳۵

اس لئے کہ رحمۃ للعالمین کا نائب اور امن کا شہزادہ آچکا۔ اور اس کے آنے کی گواہی چاند و سورج نے بھی تاریک (؟) ہوکر دے دی۔ پس اب کسی اور کا انتظار بے سود ہے۔ کیونکہ جو ایک دفعہ آچکا وہ دوبارہ نہیں آسکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لوگوں کو توجہ دلاتے اور فرماتے ہیں ؎

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

ہم نے بفضلہ تعالےٰ حسرت صاحب کے تمام لایعنی اعتراضات کا شافی جواب دیدیا ہے اور بتا دیا ہے۔ کہ شاہ نعمت اللہ ولی کا کشف اسی صورت میں صحیح اور حدیث کے مطابق ہوسکتا ہے۔ جبکہ اس نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تشریح کی روشنی میں لیا جائے نیز دلائل قویہ سے یہ ثابت کردیا ہے کہ شعر میں ا۔ ح۔ م دال ہی صحیح ہے۔ اور قصیدہ کے دوسرے اشعار سے بھی ہمارے بیان کی تائید ہوتی ہے۔ جن میں "پسرش یادگارمے بینم" اور خسوف و کسوف کا اور سنہ ۱۲۰۰ھ سال کے بعد نشانات کے ظہور کا ذکر ہے۔ اور یہ ساری باتیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مہدی موعود ہونے کی تائید کرتی ہیں۔ اور ان کی ذات پر ہوبہو صادق آتی ہیں۔ اربعین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے تقریباً ۴۰ سال پیشتر شائع ہوچکی تھی۔ اس میں ا ح۔ م دال ہی لکھا ہے۔ اس کے متعلق یہ ہرگز نہیں کہا جاسکتا۔ کہ آپ نے اس میں میم کی بجائے الف کردیا تھا پھر کلکتہ ریویو جلد (ح) صفحہ ۱۰۰ میں الف ح میم دال ہی شائع ہوا ہے۔ (دیکھو دی انڈین مسلمانز مطبوعہ ۱۸۷۲ء مصنفہ ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر) اور پھر حدیث میں بھی مہدی کا نام احمد آیا ہے۔ پھر سب سے بڑھ کر واقعات نے بھی اس کی تصدیق کردی۔

مجھے امید ہے کہ حسرت صاحب اور دیگر معترضین ہمارے پیشکردہ دلائل پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے ؛

حضرت مسیح موعود کے کلام میں تناقض ثابت کرنے کی ناکام سعی

اخبار "مجاہد" نے اپنی ۳۰ ستمبر کی اشاعت میں بعنوان "خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم" عبداللہ معمار امرتسری کیطرف سے ایک مضمون درج کیا ہے۔ جس کے شروع میں لکھا ہے "جس دن سے مرزائیت کے طلسم خدع اور فریب کو خس بدنداں کرنے کے لئے مجاہدین اسلام کی قیادت جمیعت احرار اسلام ہند کے مبارک اور مقدس ہاتھوں کے سپرد ہوئی۔ اسی دن سے ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ مرزائیت کے چھوٹے بھیوں سے لے کر بڑے میاں تک سب کے سب مبہوت حیران اور سرگردان نظر آتے ہیں"۔ لیکن جماعت احمدیہ کو حیران و سرگردان بتانے والے احرار ذرا گریبان میں جھانک کے دیکھیں۔ کہ ان کی اپنی کیا حالت ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ ان کی کشتی حیات ساحل حوادث سے ٹکرا کر پاش پاش ہوچکی ہے اور وہ جہاں جاتے ہیں ذلت و رسوائی سے دوچار ہوتے ہیں۔ ان کے لیڈروں کی وہ گت بنائی جاتی ہے۔ کہ اگر ان میں ذرہ بھر بھی غیرت ہو۔ تو ڈوب مریں۔ کیا وہی لوگ انہیں ہر جگہ ذلیل و رسوا نہیں کررہے۔ جکی نمائیندگی کا انہیں دعوے تھا اور جن کے وہ راہنما کہلاتے تھے۔ ان کے امیر شریعت اور صدر اور جنرل سکرٹری وغیرہ کو انتہائی رنگ میں ذلیل و رسوا نہیں کررہے۔ اب بھی اگر احرار کو شرم و حیا نہ آئے۔ تو اس میں کسی کا کیا قصور۔ بہرحال جن لوگوں کی اس طرح گت بن رہی ہے۔ ان کے ترجمان میں یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب میں لکھا ہے "اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا ہے۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی۔ جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ اور کسی نبی کو نہیں ملی"۔ لیکن اخبار الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء میں فرماتے ہیں "حضرت موسےٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے"۔ ان دونوں تحریروں کو نقل کرکے معترض نے ان میں تناقض بیان کیا۔ اور بڑے دعوے سے لکھا ہے "مرزائیو ایمان سے کہو (ان کنتم مومنین) کہ تمہارے نبی کی پہلی بات جھوٹی ہے یا دوسری"۔ اس موقع پر یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر عبارات کے سیاق و سباق اور ان کے معانی کو نظر انداز کرکے اعتراض کرنا جائز ہوسکتا ہے۔ تو پھر یہی اعتراض قرآن مجید پر بھی وارد ہوسکتا ہے۔ اس میں ایک طرف تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ما من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔ یعنی ہر رسول خدا کے حکم کے مطابق مطاع ہوتا ہے۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ انا انزلنا التورٰۃ فیھا ھدی و نور یحکم بھا النبیون الذین اسلموا کہ ہم نے تورات کو نازل کیا جس میں ہدایت اور نور تھا۔ اس کے ذریعہ انبیاء جو اس کے تابع تھے فیصلے نافذ کیا کرتے تھے۔ گویا وہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے تابع تھے۔ پہلی آیت میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ کوئی رسول کسی کا تابع نہیں ہوا کرتا۔ اور دوسری آیت میں کئی انبیاء کو شریعت موسوی کا تابع بتایا گیا ہے۔ پس جس طریق سے معترض ان آیات میں تطبیق دے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا دونوں تحریرات میں بھی تطبیق دی جاسکتی ہے۔

درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک مبعوث ہونے والے تمام انبیاء کو براہ راست نبی مانا ہے۔ یعنی ان کی نبوت کو کسی دوسرے نبی کی پیروی کا نتیجہ نہیں بتایا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ "اس جگہ یہ سوال طبعاً ہوسکتا ہے۔ کہ حضرت موسےٰ کی امت میں بہت سے نبی گذرے ہیں۔ پس اس حالت میں موسےٰ کا افضل ہونا لازم آتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جسقدر نبی گذرے ہیں۔ ان سب کو خدا نے براہ راست چن لیا تھا۔ حضرت موسےٰ کا اس میں کچھ بھی دخل نہیں تھا۔ لیکن اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیا ہوئے ہیں۔ اور ایک وہ بھی ہوا۔ جو امتی بھی ہے۔ اور نبی بھی"۔ (حقیقۃ الوحی ص۲۸ حاشیہ)

شہادۃ القرآن کے ص۱۲۶ پر تحریر فرماتے ہیں "مختلف بلاد کے نبیوں اور رسولوں اور محدثوں کو چھوڑ کر اگر صرف بنی اسرائیل کے نبیوں اور رسولوں اور محدثوں پر ہی نظر

الحركة الاحمدية في الديار العربية

(بذریعہ ہوائی ڈاک)

تبلیغی دورہ

عرصہ زیر رپورٹ میں اخویم الشیخ صالح اور اخویم الشیخ مصطفیٰ الغمادی بغرض تبلیغ قریۃ ام الفحم میں گئے۔ تین روز تک ہر دو اصحاب نے گاؤں والوں کو پیغام حق پہنچایا۔ وفات مسیح ؑ، ختم نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر گفتگو ہوتی رہی لوگوں میں شوق اور رجحان پایا جاتا تھا رات کے گیارہ گیارہ بجے تک یہ سلسلہ جاری رہتا۔ گاؤں کے ایک ملا نے یہ حالت دیکھکر لوگوں کو اشتعال دلانا شروع کر دیا اور باتیں سننے سے منع کیا۔ جہلاء کو اکسایا گیا۔ کہ وہ ان دو دوستوں پر حملہ کر دیں۔ آخر کار تین دن کے بعد فریضۂ تبلیغ ادا کر کے یہ دوست واپس آ گئے۔

ایک پادری سے گفتگو

اس عرصہ میں ۳۰ اشخاص کو انفرادی تبلیغ کی گئی ہے۔ ایک غیر احمدی دوست کی خواہش پر میں چند دوستوں سمیت پادری برنابا کے مکان پر بغرض مناظرہ گیا ایک گھنٹہ تک اسلام اور عیسائیت کے اختلافی مسائل خصوصاً الوہیت مسیح پر گفتگو ہوتی رہی ہر طرح سے لاجواب ہو کر کہنے لگا۔ کہ میں آپ سے غیر احمدیوں کے سامنے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا بخوشی منظور ہے لیکن آپ از روئے انصاف بتلائیں کہ جب تک الوہیت مسیح اور صداقت سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مناظرہ نہ ہو یہ مناظرہ فیصلہ کن ہو سکتا ہے؟ آخر اسے تسلیم کرنا پڑا۔ کہ ہر سہ مضامین پر مناظرات ہوں پھر کہنے لگا۔ کہ میں اپنے مشن کے انچارج سے اجازت لے کر دس دن کے اندر اندر آپ کو تاریخ مناظرہ سے آگاہ کر دوں گا اور اگر اس عرصہ میں اطلاع نہ دوں تو میرا فرار سمجھا جائے گا۔ ۲۰ ستمبر کو یہ میعاد ختم ہو گئی ہے۔ اور پادری کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔

"البشریٰ" کا ساتواں نمبر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عربی ماہوار رسالہ (البشریٰ) کا ساتواں نمبر شائع ہو گیا ہے۔ جس کے خاص مضامین مندرجہ ذیل ہیں (۱) الحبشة والاسلام (۲) أي العقائد صحيحة معقولة۔ عقائد المسيحية ام عقائد الاسلام؟ (۳) البهائية تدعوا الى الوثنية القديمة (۴) تفسير القرآن الحكيم (۵) ثلاثة اسئلة نوجهها الى النصارى (۶) حكم الطبيب بمترا لصليب (۷) اسئلة واجوبة (۸) تفسير خاتم النبيين حسب الفتوحات المكية تمام خریداروں کے نام رسالہ بھیج دیا گیا ہے۔ احباب جماعت کو اس رسالہ کی خریداری کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ ہندوستان کے لئے سالانہ تین روپے اور دیگر ممالک کے لئے پانچ شلنگ ہیں۔

احباب جماعت کی تبلیغی مساعی

جماعت احمدیہ مصر کے افراد خصوصیت سے تبلیغ میں حصہ لیتے ہیں۔ ٹریکٹوں کی تقسیم کے علاوہ زبانی اور انفرادی تبلیغ میں الاستاذ منیر آفندی الحصنی اور الشیخ محمود بلال خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حیفا کے احباب بھی اپنی ملازمت کے اوقات کے بعد حتی الوسع تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اخویم السید رشدی البسطی اپنے حلقہ احباب میں تبلیغ کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔ اخویم الشیخ سلیم الربانی نے عرصہ زیر رپورٹ میں سات معززین کو تبلیغ کی ہے۔ جن میں سے ایک بیت المقدس کے مولوی بھی تھے۔

ایک عالم کی طرف سے احمدیہ دلائل کی قوت کا اعتراف

ابھی ابھی مجھے یافا کے ایک عالم الشیخ محمد راضی کی طرف سے خط ملا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔

"لقد اطلعت على بعض اعداد مجلتكم - البشرى۔ وسررت لما فيه من قوة الحجة وسطوع البرهان في مناظرة اهل الانجيل الامر الذي ننتظر له ما بعده على يديكم ان شاء الله"

یعنی میں نے آپ کے رسالہ البشریٰ کے بعض نمبروں کا مطالعہ کیا ہے۔ اور مجھے آپ کے زبردست دلائل اور براہین نیرّہ سے خوشی ہوئی جو آپ نے عیسائیوں سے مناظرہ میں پیش کئے ہیں۔ اور ہم اس کے بارہ میں آپ سے مزید توقعات رکھتے ہیں۔

متفرق امور

۱۔ لندن کے احمدی اخبار مسلم ٹائمز میں فلسطین کی مجلس تشریعی کے متعلق مقالۂ افتتاحیہ شائع ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ فلسطین کے مشہور اخبار الجامعة الاسلامية میں شائع کرایا گیا ہے۔ (۲) اس عرصہ میں تین تبلیغی خطوط لکھے گئے۔ حیدر آباد سندھ کے قریب کے ایک پیر صاحب کے بعض سوالات پر عربی میں جوابات کے علاوہ ان کی خواہش کے مطابق رسالہ "البشریٰ" کے بعض نمبر بھی ان کو بھیجے گئے (۳) عرصہ زیر رپورٹ میں قاہرہ میں ایک شخص داخل سلسلہ ہوا ہے۔ الحمد للہ

درخواست دعا

بالآخر میں سب احباب سے درخواست دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ممالک اسلامیہ میں احمدیت کی اشاعت کے لئے جلد جلد سامان پیدا فرماوے۔ اور لوگوں کے قلوب کو حق کے قبول کرنے کے لئے کھولے۔ آمین۔

خاکسار۔ خادم۔ ابو العطاء جالندھری ۲۶ ستمبر ۱۹۳۵ء از فلسطین۔

ایک نہایت ہی عبرت ناک واقعہ

ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور میں ایک غریب مگر مخلص احمدی بھائی عبد الغنی رہتے ہیں۔ ان کا گزارہ اس اجرت پر ہے جو وہ کپڑا بُن کر لیتے ہیں۔ ٹانڈہ میں مصنوعی ریشم کے کپڑے تیار ہوتے ہیں۔ تمام بافندے اجرت پر کام کرتے ہیں۔ جو بیوپاری ان کو مصنوعی ریشم کپڑا بننے کے لئے دیا کرتا ہے۔ اسے سب نے کہا کہ اگر تم عبد الغنی کو سلک دو گے تو وہ سلک لینا بند کر دیں گے۔ اس پر اس نے برادر موصوف کو سلک دینا بند کر دیا۔ اور وہ بیکار ہو گیا میرے والد صاحب کو پتہ لگا۔ تو انہوں نے سلک خرید دیا اور وہ اپنا کام پھر کرنے لگ گئے۔ اس پر یہ کوشش کی گئی کہ جہاں ان کی کھڈی تھی وہاں سے اکھوا دی اور انہیں کوئی مکان کرایہ پر نہ دیتا۔ اس طرح وہ پھر بیکار ہو گئے۔ والد صاحب نے ایک عارضی مکان ان کو بنوا دیا۔ اور انہوں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ تمام بافندوں کا ایک لیڈر تھا جس کی شیطنت سے ہمارے احمدی بھائی کو تنگ کیا جا رہا تھا۔ کسی آدمی نے قصور سے اسے خط لکھا کہ اس کے پاس جتنا کپڑا ہے اور جس قسم کا ہے سب لے کر آ جائے وہ پارچات لے کر چلا گیا۔ دراصل یہ خط کسی بیوپاری کی طرف سے نہ تھا۔ بلکہ کوئی دغا باز تھا۔ اس کے وہاں پہنچنے پر دغا باز نے تمام کپڑا لے لیا۔ جس کی مالیت تقریباً سات آٹھ سو روپیہ ہو گی۔ اور اسے زہر دے کر ایک کمرہ میں بند کر دیا۔ اس کے بعد ایک خط اس کے رشتہ داروں کو اس کی طرف سے پہنچا کہ یہاں بیوپار اچھا ہوا ہے۔ جو کپڑا لایا تھا اس میں خاصہ منافع ہوا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ مال کی دہلی میں زیادہ مانگ ہے۔ جس قدر کپڑا مل سکے دہلی بھیج دو۔ اس خط کے ملنے پر تمام کپڑا اکٹھا کر لیا گیا۔ عبد الغنی صاحب سے بھی کہا گیا۔ کہ کپڑا دے دو۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر ان کے خسر صاحب بھی سخت ناراض ہوئے۔ مگر وہ انکار پر مصر رہے۔ ان بدمعاشوں نے دہلی جا کر کپڑا وصول کر لیا اور ہضم کر گئے۔ ادھر ان بافندوں کے سرغنہ صاحب کی نسبت تشویش ہوئی کہ کہاں چلا گیا ادھر قصور میں اس کمرہ کے ارد گرد رہنے والوں کو تعفن کی بو آنے لگی۔ آخر تالا توڑا گیا۔ تو اندر سے لاش ملی۔ جس پر پولیس نے قبضہ کر لیا۔ تحقیقات پر معلوم ہوا۔ کہ یہ وہی شخص ہے۔ جو ٹانڈہ کا رہنے والا تھا۔ یہ اس سرغنہ کا انجام ہوا۔ جس نے ایک بیگناہ انسان کو محض اس لئے اپنے ظلم و ستم کا نشانہ بنا رکھا تھا۔ کہ وہ احمدی ہے اور خدا تعالیٰ کے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا کر مومنانہ زندگی بسر کر رہا ہے۔ کاش یہ لوگ اس عبرت ناک واقعہ سے سبق حاصل کریں۔

خاکسار۔ محمد عبد الرزاق۔ ٹانڈہ۔

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

گوجرانوالہ

۲۹ ستمبر علی الصبح دعا کے بعد احباب تبلیغ کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ تمام دن خدا تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ میں صرف کیا گیا۔ اور تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ احمدی مستورات نے غیر احمدی عورتوں میں تبلیغ کی۔ بعض احباب نے غیر احمدی معززین کو دعوت چائے پر مدعو کر کے تبلیغ کی۔ (خاکسار محمد شفیع اسلم سیکرٹری تبلیغ گوجرانوالہ)

رانچی (بہار)

۲۹ ستمبر۔ خاکسار نے زلزلہ کوئٹہ کے متعلق ٹریکٹ انگریزی و اردو شہر کے تعلیم یافتہ طبقہ میں تقسیم کئے۔ شہر کا سائیکل پر دورہ کر کے متعدد احباب کو تبلیغ کی گئی۔ جن میں بڑے بڑے معززین بھی شامل تھے۔ شام کے وقت ماسٹر محمد الدین صاحب نے بارہ تعلیم یافتہ اصحاب کو اپنے مکان پر مدعو کر کے انہیں تبلیغ کی۔ رات کے دس بجے یہ مجلس برخاست ہوئی۔ اس کارروائی سے متاثر ہو کر ایک نو مسلم بنگالی ڈاکٹر نے جو مجلس میں موجود تھے۔ دوسرے دن "اسلام کی نئی زندگی" کے عنوان پر انگریزی میں ایک مضمون تیار کیا۔ جس میں احمدیت کا خاص طور پر ذکر تھا۔ (خاکسار قریشی محمد حنیف قمر۔ رانچی)

مریدکے

۲۹ ستمبر۔ احباب جماعت نے تمام دن تبلیغ میں گذارا۔ شب کو ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مختلف اصحاب نے وفات مسیح ناصری، اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریریں کیں۔ سامعین پر تقریروں کا بہت اچھا اثر ہوا۔ (شیخ محمد بشیر آزاد از مریدکے)

وڈالہ (ضلع جالندھر)

۲۹ ستمبر۔ یوم التبلیغ سرگرمی سے منایا گیا لوگوں میں فرداً فرداً تبلیغ کی گئی۔ بہت سے تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ (خاکسار عبدالمجید (ادیب عالم) موضع وڈالہ ضلع جالندھر)

بنگہ

۲۹ ستمبر۔ یوم التبلیغ نہایت سرگرمی سے منایا گیا۔ شہر بنگہ اور مضافات میں پورے جوش اور تندہی سے تبلیغ کی گئی۔ اور سامعین نے بڑی دلچسپی اور شوق سے انصار اللہ کی باتوں کو سنا۔ مختلف تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے (خاکسار فضل الدین سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ بنگہ)

بنارس

۲۹ ستمبر۔ علی الصبح جماعت کے احباب تبلیغ کے لئے مختلف حصوں میں نکل گئے۔ اور لوگوں میں انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ مختلف تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اس سلسلہ میں قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ ایک احراری شیخ طالب حسین صاحب کو خاص طور پر تبلیغ کی گئی۔ تمام دن انہیں تبلیغ ہوتی رہی۔ خدا کے فضل سے ان پر تبلیغ کا ایسا اثر ہوا۔ کہ دوسرے دن صبح برضا و رغبت بیعت کر کے داخل احمدیت ہونے کا اعلان کیا۔ ساتھ ہی ان کی بھاوج خاتون بیگم صاحبہ نے پیغام حق قبول کیا۔ (غلام محی الدین سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ بنارس)

گنج مغلپورہ

۲۹ ستمبر۔ آٹھ تبلیغی وفد بنائے گئے۔ جن کے لئے مختلف حلقے مقرر کئے گئے۔ ہر تبلیغی وفد نے احسن طریق پر لوگوں میں تبلیغ کی۔ کل ۲۱۰ افراد کو تبلیغ کی گئی۔ تین سو پچاس ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ لجنہ اماء اللہ کے دو وفود نے غیر احمدی مستورات میں تبلیغ کی۔ اور ۵۵ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ انجمن بچگان کے ایک وفد نے پندرہ اشخاص کو تبلیغ کی۔ اور ۴۵ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ لوگوں نے مجموعی طور پر بہت اچھا اثر قبول کیا۔ (مرزا بشیر احمد سیکرٹری تبلیغ)

خوشاب

۲۹ ستمبر یوم التبلیغ نہایت عمدگی سے منایا گیا۔ احباب جماعت کے مختلف وفد بنائے گئے۔ اور انہوں نے تمام دن تبلیغ میں گزارا اور تقریباً چار صد تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے خاکسار غلام یسین سیکرٹری تبلیغ ٭

کلانور

۲۹ ستمبر یوم التبلیغ کے موقعہ پر غیر احمدی احباب میں تبلیغ کی گئی۔ مختلف قسم کے ۳۰ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ خاکسار مبارک بیگ کلانور ٭

سنڈیانوالہ چک ۵۰۹

۲۹ ستمبر مختلف تبلیغی ٹریکٹ دو صد کے قریب سٹیشن پر ریل گاڑی، معززین اور تاجروں میں تقسیم کئے گئے۔ خاکسار محمد شفیع سنڈیانوالہ ضلع لائل پور ٭

شیخ پور

۲۹ ستمبر۔ جماعت احمدیہ شیخپور کے تمام احمدی افراد نے دیہات میں جا کر تبلیغ کی خاکسار رحمت خاں سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ شیخپور

بھائی پھیرو

۲۹ ستمبر مختلف دیہات میں جا کر تبلیغ کی گئی۔ اور تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ خاکسار محمد ذکا اللہ خاں بھائی پھیرو۔ ضلع لاہور

کاٹھ گڑھ

جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ نے تمام احمدی افراد کے پانچ پانچ چھ چھ افراد پر مشتمل دس وفد بنائے۔ اور ان کے لئے دو دو تین تین گاؤں مقرر کر دیئے۔ تمام احباب جماعت نے معذوروں اور مجبوروں کے علاوہ نہایت شوق سے اس کام میں حصہ لیا قرب و جوار کے تمام دیہات میں تبلیغ کی گئی۔ تبلیغی ٹریکٹ اور پمفلٹ بھی تقسیم کئے ٭ خاکسار عطاء اللہ خان سکرٹری تبلیغ

بھمبر

۲۹ ستمبر تبلیغی اشتہارات و ٹریکٹ تعلیم یافتہ اشخاص میں تقسیم کئے گئے۔ اور چند ایک اشتہارات مختلف جگہوں پر چسپاں کئے گئے۔ چند ایک مقامی غیر احمدی اصحاب کو تبادلہ خیالات کے لئے دعوت دی گئی تھی۔ ان سے مسلسل پانچ گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔ کہ ہم چند ایک اور غلط فہمیوں کے دور ہونے پر صداقت کو قبول کریں گے چند ٹریکٹ و کتب انہیں مطالعہ کے لئے دی گئیں خاکسار فضل احمد سکرٹری انجمن احمدیہ بھمبر

جھگاؤں (ضلع بھاگلپور)

۲۹ ستمبر۔ بروز اتوار ایک تبلیغی وفد موضع جھگاؤں سے روانہ ہو کر موضع بوریجی پہونچا۔ اور وہاں لوگوں کو پیغام حق پہونچایا گیا لوگوں نے ہماری باتوں کو توجہ سے سنا۔ پھر یہ وفد ایک اور گاؤں میں پہونچا۔ اور وہاں کے لوگوں میں بھی تبلیغ کی گئی۔ (امیر الدین احمد جھگاؤں)

47

نصرت گرلز سکول قادیان کیلئے نصاب کی ضرورت

نصرت گرلز ہائی سکول قادیان کی جماعتوں کے واسطے دینیات کا نصاب بہ تفصیل ذیل تیار کروانا ہے۔ اس لئے مبلغین سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ جماعت کے علماء و مصنفین مدرسین اور دیگر ذی دان احباب کی خدمت میں تحریک کی جاتی ہے کہ احباب اپنے حالات اور طبیعت کے لحاظ سے اس کے مطابق کتب نصاب تیار کریں۔ ان میں سے جو مسودات نظارت ہذا کو پسند آئیں گے مناسب معاوضہ دے کر اس کو خرید لیا جائے گا۔ اس وقت تک دو احباب کی طرف سے حدیث کا انتخاب اردو میں موصول ہوا ہے۔ احباب کو اس طرف جلد توجہ کرنی چاہیئے۔

نمبر شمار	تفصیل نصاب	جس جماعت کیلئے مطلوب ہے	کیفیت
۱	حدیث کا انتخاب اردو میں	چھٹی اور ساتویں جماعت کے واسطے	پہلے انتخاب اردو میں ایک سو حدیث دوسرے میں دو سو تیسرے میں چار سو حدیث ہوں۔ ان انتخابات میں گو مسائل کا ضروری حصہ بھی شامل ہوگا۔ مگر اخلاقی اور روحانی اور تربیتی امور پر زیادہ زور ہونا چاہیئے جس سے اصلاح نفس اور خشیت اور محبت الٰہی اور عرفان اور قومی نظام کے ادب اور سلسلہ کے لئے قربانی اور محنت اور سچ اور استقلال وغیرہ کی طرف توجہ پیدا ہو اور کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت و سوانح کا بھی حصہ آجانا چاہیئے۔
۲	حدیث کا انتخاب عربی میں حصہ اول	آٹھویں اور نویں جماعت کے واسطے	
۳	حدیث کا انتخاب عربی میں حصہ دوم	دسویں اور گیارہویں جماعت کے واسطے	
۴	دینیات کا پہلا رسالہ	تیسری جماعت کے واسطے	ان رسائل میں درجہ بدرجہ عقائد اور اعمال کے متعلق ضروری معلومات بطریق سوال و جواب درج ہوں اور حجم کم و بیش ۱۶ صفحہ۔ ۲۰ صفحہ اور ۴۶ صفحہ ہو۔
۵	״ ״ دوسرا ״	چوتھی ״	
۶	״ ״ تیسرا ״	پانچویں جماعت کے واسطے	
۷	فقہ احمدیہ حصہ اول	چھٹی اور ساتویں جماعت کے واسطے	پہلا رسالہ ابتدائی فقہی مسائل میں۔ دوسرا اس سے اوپر کا تیسرا کسی قدر جامع ہونا چاہیئے۔ آخری رسالہ میں عورتوں کے مخصوص مسائل بھی مناسب رنگ میں درج ہوں۔ سب رسائل کی عبارت سہل اور طریق بیان عام فہم ہو۔ حجم کم و بیش ۳۲ صفحے اور ۶۴ صفحے اور ۱۲۸ صفحے ہو۔
۸	فقہ احمدیہ حصہ دوم	آٹھویں اور نویں جماعت کے واسطے	
۹	فقہ احمدیہ حصہ سوم	دسویں اور گیارہویں جماعت کے واسطے	
۱۰	اسلام کی پہلی کتاب	چھٹی جماعت کے واسطے	ان میں اسلام کے متعلق احمدیت کی تعلیم کے نکتہ نظر سے عام معلومات عقائد اور اعمال اور علم کلام اور تاریخ وغیرہ کے متعلق درجہ بدرجہ بطریق سوال و جواب درج ہوں۔ حجم ۶۴ صفحے اور ۱۲۸ صفحے اور ۱۹۲ صفحے کم و بیش ہو۔
۱۱	״ ״ دوسری ״	ساتویں ״ ״	
۱۲	״ ״ تیسری ״	آٹھویں ״ ״	
۱۳	سیرۃ و سوانح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اردو میں	دسویں گیارھویں جماعت کے واسطے	سہل ہوں۔
۱۴	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اردو میں	״ ״	
۱۵	انتخاب از کتب حضرت مسیح موعودؑ و دیگر کتب سلسلہ حصہ اول	نویں جماعت کے واسطے	حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے سہل اور سلیس زبان والے مناسب اقتباسات نکال کر کتابی صورت میں شائع کئے جائیں۔ حجم ۶۴ صفحے اور ۱۲۸ صفحے کم و بیش ہو۔
۱۶	انتخاب از کتب حضرت مسیح موعودؑ و دیگر کتب سلسلہ حصہ دوم	دسویں اور گیارھویں جماعت کے واسطے	ان میں ایمانیات اور عقائد اور تربیت اور علم کلام کے مضامین شامل ہوں۔ اور کچھ نکات کا بھی حصہ ہو۔ کچھ حصہ درثمین سے سلیس اور موثر اردو نظموں کا بھی لے لیا جائے۔
۱۷	مختصر احمدیہ پاکٹ بک	دسویں گیارھویں جماعت کے واسطے	مختلف کلامی مسائل معہ ضروری مباحث کا مجموعہ معہ حوالجات ہوں۔ حجم بقدر ۱۹۲ صفحات کم و بیش ہو۔
۱۸	نصاب اردو حصہ اول		ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نظم و نثر کے ایسے مناسب حصے بھی شامل کر لئے جائیں۔ جو خاص طور پر یا نام لے کر کسی دوسرے مذہب یا فرقہ کے خلاف نہیں ہیں۔ ان کتابوں میں غیر احمدی ادیبوں کے اقتباسات بھی لئے جائیں۔ اور مضامین کے لحاظ سے ایسا انتخاب کیا جائے۔ جس میں بچوں کو تاریخی اور جغرافیائی اور مذہبی اور سائنس کے ضروری اور صحیح مسائل سے بھی ایک ابتدائی واقفیت ہو جائے۔ اس نصاب میں اردو کے خاص الفاظ اور محاورات کی فہرست مدنظر رکھ کر ان کو بتدریج استعمال کیا جائے اور جو الفاظ اور محاورات کسی درس میں استعمال کئے جائیں۔ وہ اس درس کے شروع میں درج کر دئے جائیں۔ یہ نصاب ایسا ہو کہ دوسرے فرقے اور اقوام اسے اختیار کر سکیں۔
۱۹	نصاب اردو حصہ دوم		
۲۰	نصاب اردو حصہ سوم		

ناظر تالیف و تصنیف قادیان۔

محصول ڈاک کے متعلق ضروری اطلاع

احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ ڈاک خانہ کے لفافوں پر صرف نصف تولہ یعنی ایک پیسہ بھر وزن پر ایک آنہ کا ٹکٹ لگایا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ ۲½ تولہ تک ۲ کا ٹکٹ لگانا پڑتا ہے ڈاکخانہ کی طرف سے ذرہ بھر فرق ہونے پر بھی لفافے بیرنگ کر دئے جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دفاتر پر ناحق بوجھ پڑتا ہے۔ اس لئے احباب احتیاط کے ساتھ صحیح محصول لگایا کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

معذرت

بعض احباب کی طرف سے منی آرڈر اور خطوط آئے ہوئے ہیں۔ جنہوں نے دوائی بواسیر طلب کی ہے۔ میں بوجہ ضروری کام کے کئی روز سے باہر تھا۔ اور چونکہ منی آرڈر میرے نام کے تھے۔ اس لئے وصول نہ ہو سکے۔ اب احباب میں سے بعض کو دوائی بھیج دی گئی ہے۔ اور بعض ابھی بقایا ہیں۔ اس دفعہ آرڈر اس قدر آئے۔ کہ موجودہ سٹاک ختم ہوگیا۔ چونکہ اس دوائی کی تیاری میں تقریباً بیس روز لگتے ہیں۔ اور باوجودیکہ کئی روز قبل اجزاء ملا کر رکھدیئے گئے تھے۔ تاہم دوائی کی تیاری سے قبل پہلی تیار شدہ دوائی ختم ہوگئی۔ اب چونکہ بہت بڑی مقدار میں دوا تیار کرلی گئی ہے۔ اس لئے ایک لمبے عرصہ تک کام دے گی۔ احباب مطمئن رہیں۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ ایک دو روز میں ضرور ان کو دوا پہنچ جائے گی۔

والسلام

خاکسار محمد اسمٰعیل سنو سوپ کمپنی۔ قادیان۔

مژدۂ جانفزا

ہم نے ہندوستان کے تجارتی و اقتصادی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بڑے پیمانے پر ہر قسم۔ کی خوشبودار اور دماغی کمزوریوں کے دور کرنے کے لئے تیل اور عطریات کا ایک کارخانہ کھولا ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ آج سے پیشتر ایسے خالص تیل بنانے والا کارخانہ ہندوستان ہی میں نہیں۔ بلکہ یورپ کے کسی حصے میں بھی نہیں ہے ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملک کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے ہمارے کارخانہ کا اصلی تیل "جان جہاں ہیئر آئل" رجسٹرڈ استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی دس آنے ۔

ملنے کا پتہ:۔ ماسٹر اللہ رکھا کشمیری بازار لاہور

اکسیر ذیابیطس

وہ لوگ جن کو دم بدم پیشاب آتا ہے۔ اور پیشاب میں شکر آتی ہے۔ جس کی وجہ سے خواہ کیسی ہی عمدہ غذائیں کھائیں سوائے کمزوری کے کوئی چارہ نہیں۔ انسان کو کمزور کرنیکے واسطے یہ مرض ایک قوی پہلوان ہے۔

ذیابیطس نہ کتنا ہی پرانا ہو۔ اس دوا سے ہمیشہ کے لئے دور ہو کر نیست و نابود ہوجاتا ہے۔ جلد علاج کیجئے۔

اکسیر ذیابیطس سے ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں۔ قیمت صرف تین روپے (سے ؎ر)

اکسیر دمہ و کھانسی

کیسا ہی پرانا دمہ یا کھانسی ہو۔ اس دوا سے دور ہوجاتا ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتا ہے پہلی خوراک میں اپنا فائدہ دکھاتی ہے نہایت مجرب آزمودہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ ضرور تجربہ فرمائیے۔ جبکہ آپ تمام دوائیں کر کے تھک چکے ہوں۔ اس وقت اس

اکسیر دمہ و کھانسی کو

ضرور استعمال فرمادیں۔ قیمت صرف دو روپیہ۔ (عہ؎ر) نسوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے؟

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر

پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہوں گے

علاوہ ازیں

شہرہ آفاق آہنی رہٹ (آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ) فلور ملز۔ بیلنہ جات۔ انگریزی ہل۔ چاف کٹرز۔ بادام روغن۔ سیویاں۔ قیمے اور چاولوں کی مشینیں۔ زراعتی آلات اور دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلےٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ:۔

ایم۔ اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ پنجاب

اشتہار شائع کرانے والے اصحاب سے

ہزاروں لاکھوں انسان الفضل کے ہر ایک لفظ کا باقاعدہ مطالعہ کرتے ہیں۔ اس میں شائع شدہ ہر چیز کو خاص اعتماد کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ باوجود اس کے اجرت بالکل کم ہے۔ اس لئے الفضل میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیں۔

الفضل کی کتابت "شیر مارکہ کتابت کی سیاہی رجسٹرڈ" سے کی جاتی ہے۔

شیر مارکہ کتابت کی سیاہی ملنے کا پتہ

اے شیر اینڈ کمپنی رجسٹرڈ جالندھر شہر پنجاب

مجرّب کامیاب اکسیرات

اگر کسی کے طحال (تلی) بڑھ گئی ہو۔ تو وہ کیا کرے؟

اکسیر طحال کا استعمال

اگر کسی کو سلسل بول یا پیشاب میں شکر آنے کی شکایت ہو۔ تو

ذیابطول استعمال کرے

اگر کوئی صاحب کمزوری کا شکار ہوگئے ہوں (خواہ کسی سبب سے ہوں) تو وہ

نیو لائف گولیاں استعمال کریں۔ جو سو فیصدی کامیاب ثابت ہوئی ہیں ؛

جملہ ادویات منگوانے کا پتہ

اکسیر گھر۔ امرت سر۔ چوک بابا اٹل

اکسیر البدن کا معجزانہ اثر

بلاشبہ دل میں نئی امنگ اعضاء میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ نیز ملیریا اکبیر ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے اپنی نظیر آپ ہی ہے۔ ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچروپے محصولڈاک علاوہ۔

جناب ملک شیر محمد خانصاحب رئیس کوٹ رحمت خاں ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ

سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے جسم میں جس قدر خطرناک عوارض تھے مثلاً فالج لیلی کا درد پیشاب کا جلن سب آپ کا اکسیر البدن کے ذریعہ سکو آرام ہوگیا۔ آپ جس دیانتداری سے ادویات تیار کرتے ہیں۔ اسکی اللہ تعالےٰ آپکو جزائے خیر دے۔ آپکی ادویات کی تعریف جو اشتہاروں میں درج ہے۔ انکے اثرات اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں۔"

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایل ایس اے آئی ایم ڈی انڈین ملٹری ہسپتال علی پور (کلکتہ) سے لکھتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے ایک دوست کیلئے آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کی سفارش کی تھی۔ اُنہوں نے آپ سے منگا کر اسکا استعمال کیا۔ میں اسکے نتیجہ کا منتظر تھا۔ کل ہی انکا خط ملا۔ وہ نہایت خوشی سے اسکا اظہار کرتے ہیں۔ کہ انہیں اکسیر البدن سے بیحد فائدہ ہوا۔ میں آپکو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اکسیر البدن بذریعہ وی پی بھیجکر مشکور فرمائیں۔"

جناب شیخ فخر الدین صاحب ہزاری زمیندار کورائی ضلع کٹک سے لکھتے ہیں۔ کہ ملیریا بخار کے بعد اکسیر البدن نے بہت فائدہ دیا۔ لہٰذا ایک شیشی اور بذریعہ وی۔ پی جلد بھیجدیں۔"

ملنے کا پتہ:۔ **مینجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)**

اب نئے گرم کوٹ سلانے کی ضرورت نہیں رہی

بیوپاریوں کے لئے زرّیں موقعہ

سیکنڈ ہینڈ کوٹوں کے سٹوک مال کے خریداروں کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ ہمارا خاص الخاص درجہ مال آپکے لئے زیادہ سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگا۔ یہ مال حال ہی میں ولایت سے آیا ہے۔ اس کا کپڑا سلائی اور بناوٹ ایسی ہے۔ کہ پہنا ہوا سیکنڈ ہینڈ معلوم ہی نہیں ہوتا۔ اسلئے ہاتھوں ہاتھ بکتا ہے۔ اسکے علاوہ دوسرا بھی ہر قسم کا اچھا۔ تازہ اور عمدہ مال موجود ہے۔ نرخنامہ فوراً طلب کریں؛

مینجر دی امپیریل یونائٹڈ کمپنی۔ نکل روڈ۔ کراچی

متعدد تکلیف دہ امراض کے لئے

عرق نور رجسٹرڈ

اپنی حیرت انگیز زود اثری کے باعث حد درجہ مقبول ہوچکا ہے۔ اگر آپ کو یا آپ کے کسی عزیز کو بڑھی ہوئی تلی۔ ضعف جگر یا معدہ۔ کمی بھوک۔ کمزوری مثانہ یرقان۔ دائمی قبض۔ پرانا بخار یا پرانی کھانسی جیسے امراض سے تکلیف ہو۔ تو اس کے لئے

عرق نور اکسیر اعظم ثابت ہوگا

عورتوں کی تمام پوشیدہ امراض خصوصاً بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے مجرب المجرب دوا ہے۔ ماہواری خرابی قلت خون اور درد کو دور کرکے رحم کو قابل تولید بناتا ہے۔ مصفی خون ہونے کے علاوہ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔

قیمت فی شیشی یا پیکٹ ۲ مکمل خوراک ۵ روپے علاوہ محصول ڈاک ؛

دیگر ادویات کی فہرست مفت طلب فرمائیں

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان پنجاب

امیر المومنین کا ارشاد

الفضل ۱۲ر فروری ۱۹۳۵ء ہومیو پیتھک طریق علاج کی دریافت نے طبی دُنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کردیا۔ . . . . . اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابلِ علاج ثابت ہوگئے۔ اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔ آپ بھی ہومیو پیتھک علاج کریں۔ مجھ سے مشورہ لیں؛

ایم۔ ایچ۔ احمدی۔ چتوڑ گڑھ۔ میواڑ

انعام عظیم مفت!

سویپو (رجسٹرڈ)

SWEEPO

اجرت ٹکٹ بھیجنے والے کو محصولڈاک معاف

ملنے کا پتہ:۔ سویپو فارمیسی جیلانی لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۷ اکتوبر۔ لیگ نے اطالیہ اور ابی سینیا کے تنازعہ پر غور کرنے کے لئے ۱۳ آدمیوں کی جو کمیٹی بنائی تھی۔ اس نے قرار دیا ہے۔ کہ اٹلی نے لیگ کے میثاق کی خلاف ورزی کی ہے۔ یہ فیصلہ جس پر اس کمیٹی کے ہر رکن نے اتفاق کیا ہے۔ آج شب لیگ کونسل کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔

روما ۷ اکتوبر۔ اٹلی کے دل میں اڈوا کی شکست کا انتقام لینے کی جو آرزو تھی۔ وہ کل پوری ہو گئی جبکہ حبشی افواج اطالوی توپوں اور طیاروں کی دو طرفہ بمباری کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر پسپا ہو گئیں۔ اور اطالوی ۱۱ بجے دوپہر کے قریب شہر میں داخل ہو گئے۔ اڈوا کے فتح ہو جانے کی خبر روم میں سرعت سے پھیل گئی۔ اور اس پر خوشی اور مسرت کے شادیانے بجنے لگے۔

ٹوکیو ۷ اکتوبر۔ ٹوکیو میں اس خبر کی سرکاری طور پر تردید کر دی گئی ہے۔ کہ ایک سو جاپانی افسر ابی سینیا جا رہے ہیں۔ جرمنی نے بھی اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ میں غیر جانبداری کا دوبارہ اعلان کر دیا ہے۔

واشنگٹن ۷ اکتوبر۔ مسٹر روزولٹ صدر جمہوریت امریکہ نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں اٹلی اور ابی سینیا کے درمیان جنگ کے موجود ہونے کا اظہار کر کے دونوں ملکوں کو اسلحہ اور بارود بھیجنے کے متعلق امتناعی حکم جاری کر دیا ہے۔ یہ حکم صرف ترسیل اسلحہ اور بارود سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسری خام اشیاء اس کی زد سے باہر ہیں۔

روم ۷ اکتوبر۔ مشرقی افریقہ میں اطالوی افواج کے اعداد و شمار مظہر ہیں۔ کہ اس وقت وہاں ۲ لاکھ کی افواج۔ تیس ہزار مزدور ۳۵۰ طیارے اور ۲۵۰۰ جنگی موٹریں ہیں۔

قاہرہ ۷ اکتوبر۔ اسکندریہ کی پولیس نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوئی آدمی بندرگاہ کی حدود میں داخل نہ ہو۔ سمندر میں سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ اور احکام جاری کر دیئے گئے ہیں۔ کہ بندرگاہ کے تمام جہاز رات کے ۱۱ بجے اپنی تمام روشنیاں بجھا دیا کریں۔

شملہ ۷ اکتوبر۔ ایک پریس کمیونک مظہر ہے۔ کہ برہان اور علیی خیل قبائل نے پولیٹیکل افسر سے ملاقات کر کے کامل فرمانبرداری کا اعلان کر دیا ہے۔ اور گورنمنٹ کی طرف سے عائد شدہ ہر شرط کو منظور کر لیا گیا ہے۔

شملہ ۷ اکتوبر۔ آج ہندوستانی ڈی لیمیٹیشن کمیٹی کے صدر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے کہا۔ اگر کمیٹی جنوری ۱۹۳۶ء کے تیسرے ہفتہ تک اپنی رپورٹ پیش نہ کر سکی۔ تو نئی اصلاحات کا نفاذ شاید ایک سال کے لئے ملتوی ہو جائے اس بنا پر کمیٹی ہر سوال کی پوری پوری تفاصیل میں نہیں جا سکتی۔ آج پنجاب سے شہادتیں قلمبند کرنے کے بعد کمیٹی نینی تال روانہ ہو گئی۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ ایک برطانوی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ سائینور مسولینی عنقریب اڈوا کو پرواز کریں گے۔ اور وہاں ۱۸۹۶ء میں ہلاک شدہ اطالوی سپاہیوں کی یاد میں ایک یادگار کی نقاب کشائی کریں گے۔

بمبئی ۶ اکتوبر۔ آج روئی کے ایک گودام میں آگ لگ جانے سے ۲ لاکھ روپے کا نقصان ہو گیا۔ گودام میں روئی کی ۲۷۰۰۰ گانٹھیں تھیں۔ جن کی کل قیمت پانچ لاکھ روپیہ تھی۔ ان میں سے ۱۳۰۰۰ گانٹھیں جل گئیں۔

کمپالہ ۷ اکتوبر۔ امپیریل ایرویز کا ایک جہاز ان ٹیب ہوائی مستقر کے قریب گر کر تباہ ہو گیا۔ مسافر جہاز سے کود گئے اور اس طرح ہلاک ہونے سے بچ رہے۔

لاہور ۷ اکتوبر۔ ایک نائب تحصیلدار مبلغ تین صد روپیہ لے کر مولانا ظفر علی خان کے پاس کرم آباد گیا۔ یہ رقم ایک سو بیس روپیہ ماہوار کے حساب سے بطور وظیفہ تھی۔ مولانا نے اس رقم کو شکریہ کے ساتھ واپس کر دیا اور کہا مولانا محمد علی مرحوم اور مولانا شوکت علی کو دوران اسیری میں پانچ سو روپیہ ماہوار ملتا رہا۔ بلکہ اس پایہ کے دوسرے اسیروں اور نظربندوں کے لئے اس سے بھی زیادہ شرح مقرر کی گئی۔ اگر پانچ سو روپیہ ماہوار کے حساب سے سرکار میرے گذارہ کی رقم منظور کرے۔ تو مجھے اس کے لینے میں تامل نہ ہوگا۔ لیکن ایک سو بیس روپیہ کی رقم تو بالکل ناکافی ہے اور مجھے لیتے ہوئے شرم آتی ہے۔

بمبئی ۷ اکتوبر۔ مہاراجہ پٹیالہ آج "وکٹوریا جہاز" سے وارد ہندوستان ہوئے آپ سلور جوبلی کی تقریب میں شرکت کرنے کے لئے انگلستان تشریف لے گئے تھے جوبلی کے بعد مہاراجہ صاحب نے تمام ملک کی سیر کی۔ وزرائے ریاست اور دوسرے افسروں نے آپ کا خیر مقدم کیا

بمبئی ۷ اکتوبر۔ شہر کی مزدور انجمنوں کو جو اٹلی کی جارحانہ پیش قدمی کے خلاف بطور احتجاج اطالوی قونصل خانہ تک جلوس نکالنا چاہتی تھیں۔ پولیس نے نوٹس دیا ہے کہ وہ کسی قسم کا جلوس نہ نکالیں کیونکہ اس سے نقص امن کا اندیشہ ہے۔

احمد آباد ۷ اکتوبر۔ ایک مقامی اخبار کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ سدھ پور (ریاست بڑودہ) میں ہندو مسلم کشمکش زوروں پر ہے معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں میں فساد ہو گیا ہے اور اکے دکے حملے بھی ہوتے رہے ہیں ریاست کی پولیس نے موقع پر پہنچ کر متعدد اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔

عدن ۶ اکتوبر۔ اطالوی سمالی لینڈ میں جبری بھرتی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ قاضی القضاۃ شیخ محمد حسن کو اطالیہ کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا۔ جس کی وجہ سے سمالی لینڈ کے عربی قبائل میں سخت ہیجان پھیلا ہوا ہے اور اطالیہ کے خلاف نفرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

انگورہ ۵ اکتوبر۔ یورپ کے کئی کارخانوں کے نمائندے ٹنڈر لیکر انگورہ آئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ حکومت ترکی نے جدید طیارے خریدنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ تا لنڈن سے انگورہ تک ڈاک اور مسافروں کے آنے جانے میں سہولت ہو

امرت سر ۷ اکتوبر۔ سب انسپکٹر پنڈت رام رنگ کو جو تھانہ بیاس کے انچارج تھے۔ کل شام موضع دھاریوال میں جو امرت سر سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر ہے قتل کر دیا گیا۔ سب انسپکٹر موصوف ایک قضیہ کو نپٹانے کے سلسلہ میں وہاں گئے تھے۔ ابھی تک ایک درجن گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔

استنبول ۵ اکتوبر۔ حکومت ترکی نے فیصلہ کیا ہے کہ تمام بڑے بڑے شہروں میں جرائم اطفال کے فیصلہ کے لئے عدالتیں کھولی جائیں۔ صرف استنبول میں پانچ ہزار [illegible]

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی